Marfat.com

يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

شیخ مُحمّد طاہرؒ بندگی رحمۃ اللہ علیہ

احوال و آثار

○

مُرتّبہ

خالد مجدّدی سُلطانی

◉

یکے از

غلامانِ شیخ مُحمّد طاہرؒ بندگی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

86460

نام کتاب : ـــــ شیخ محمد طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ (احوال و آثار)

نام مرتب : ـــــ خالد مجددی سلطانی

سالِ اشاعت : ـــ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ

ہدیہ : ـــــ دعائے خیر

مقامِ اشاعت ـــــ ۹۔ شبلی سٹریٹ۔ اسلامیہ پارک۔ لاہور

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

احوالِ واقعی

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی ابوالبرکات بدرالدین شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی خزینۃ الرحمۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نامور خلفا میں سے ایک ملا محمد طاہر لاہوریؒ ہیں جو حضرت طاہر بندگیؒ کے نام نامی سے معروف ہیں۔ آپ کا مقبرہ لاہور کے قبرستان میانی میں مرجع خلائق ہے۔ یہ کتابچہ آپ کے حالات پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ وقت مقررہ پر ہر کام کی تکمیل کے ذرائع پیدا فرماتا ہے۔ اس عاجز کو حضرت کی ہمسائیگی میں رہتے ہوئے ساٹھ سال سے زیادہ عرصہ بیت گیا ہے۔ اتنی ہی مدت سے آپ کے درِ اقدس پر حاضری کی سعادت حاصل ہے۔ مزید کرم فرماتے ہوئے اس سلسلۂ شریف کے عظیم بزرگ جناب حضرت صاحب چیچوی مدظلہ العالی جو آزاد کشمیر کے بڑے شہر کوٹلی میں قیام فرما ہیں کی خدمت میں پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی انہی کے ساتھ رکھے۔ آمین! سلسلہ شریف نقشبندیہ مجددیہؒ سے یہی تعلق اس تحریر کا باعث ہے۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اور آپ کے متعلقین کا ذکرِ خیر مختلف کتابوں میں موجود ہے جس کا بنیادی ماخذ حضرت کے مکتوبات اور دو اہم عصر تذکرے حضرات القدس اور زبدۃ المقامات ہیں ــــــ ان کے مؤلفین ملا بدرالدین سرہندیؒ اور مولینا محمد ہاشم کشمیؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے معتمد خلفا ہیں۔ ان میں مولینا محمد طاہر بندگیؒ سے متعلق حضرات القدس کا مضمون بوجوہ اہمیت کا حامل ہے۔

اولاً یہ کتاب مولینا محمد طاہرؒ کی وفات (۱۰۴۰ھ) کے بعد تک لکھی جاتی رہی، یہ تحریر اتنی مفصل ہے کہ پڑھنے والے کے لیے کوئی تشنگی باقی نہیں رہتی۔

Marfat.com

آپ کی تعلیمات، عمر، شادی، تاریخ، وقت و مقامِ وصال کی جزئیات، خلافت نامہ جو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رح نے مولینا محمد طاہر رح کے لیے تحریر فرمایا خود مولینا کے عریضے جو انہوں نے اپنے پیر بزرگوار کو ارسال کئے اور سرہند شریف میں محفوظ تھے۔ ان کی نقول ملا بدر الدین نے اس میں درج کر دی ہیں جزاہ اللہ خیر الجزاء۔

ثانیاً اس تحریر کے معتبر ہونے کی مزید تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ تذکرہ آدمیہ (غیر مطبوعہ) جو حضرت مجدد الف ثانی رح کے خلیفہ شیخ آدم بنوری رح کے مناقب میں مولینا محمد امین بدخشی رح نے اسی عہد میں لکھا (تذکرہ آدمیہ کا ایک قلمی نسخہ حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی شطاری المتوفی ۱۰۸۸ھ کی خانقاہ کوٹلی آزاد کشمیر سے ملحقہ کتب خانہ میں محفوظ ہے) اس میں حضرت مولینا محمد طاہر رح کے حالات بغیر کسی لفظی تبدیلی کے من وعن حضرات القدس سے ماخوذ ہیں۔

اس عاجز نے زیرِ نظر کتابچہ میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے مکتوبات شریف بنام مولینا محمد طاہر رح کے ساتھ حضرات القدس کی عبارت نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ مکتوبات شریف اگرچہ مولینا کے عریضوں کے جواب میں تحریر فرمائے گئے ہیں مگر ادباً اور تبرکاً ان کو مقدم رکھا ہے۔ مکتوبات شریف کا فارسی متن مولانا نور احمد صاحب رح کے مرتب کردہ نسخہ سے اور باقی مضمون محکمہ اوقاف پنجاب کی طبع کردہ حضرات القدس سے لیا ہے۔ اُردو سمجھنے والے احباب کے لیے اُردو ترجمہ بھی ساتھ دے دیا ہے۔

کتاب کے آخر میں حضرت مولینا محمد طاہر کا شجرۂ طریقت (منظوم) بھی درج کر دیا ہے اور یہ عظیم نقشبندی بزرگ حضرت قطب العالم سید نیک عالم شاہ صاحب مجددی کا نظم کردہ ہے۔

ناسپاسی ہوگی اگر جناب حافظ ابو سفیان صاحب کا شکریہ ادا نہ کیا جائے۔ اس مضمون کی طباعت کے لیے مجھے ان کی بے لوث معاونت حاصل رہی۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

طالبِ دُعا

عبدِ ضعیف خالد مجددی سُلطانی

محرم الحرام ۱۴۲۳ھ

Marfat.com

مکتوب ۲۲۵ دو صد و بست و پنجم

بملا طاہر لاہوری صدور یافتہ در بیان آنکہ در بدایت ایں طریقہ علیہ احوالیکہ دیگران را در نہایت میسر میگردد میتسر میشود لیکن بطریق اندراج نہایت در بدایت کہ از لوازم این طریق عالی است وظہور ایں چنیں احوال در بدایت مستلزم آن نیست کہ صاحب آں احوال را کامل و مکمل گویند و اجازت تعلیم طریقہ نمایند وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ۔

مراسلات شریفہ پے درپے وصول یافت از گرمیِ ہنگامۂ طالبان والتذاذ و جمعیت ایشان اندراج یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود غَایَۃُ مَا فِی الْبَابِ چون درین طریق اندراجِ نہایت در بدایت است مبتدیانِ این طریقِ عالی را در ابتدا، احوال رو میدہد کہ شبیہ باحوال منتہیان است بحیثیتے کہ فرق درمیانِ ایں دو نوع احوال نتواند کرد مگر عارفیکہ حدت نظر داشتہ باشد پس برین تقدیر اعتماد بر حصولِ احوال نمودہ آن صاحب احوال را اجازت تعلیم طریقت نباید فرمود کہ درین صورت ضررِ آن صاحبِ احوال فوق ضررِ مسترشدانِ اوست محتمل کہ تخیل کمال اورا از ترقیات باز دارد و تواند بود کہ حصولِ جاہ و ریاست کہ از لوازم مقامِ ارشاد است او را در بلا اندازد کہ امارہ او ہنوز بر کفر خود است تزکیہ باو راہ نیافتہ مَضٰی مَا مَضٰی جمعے را کہ اجازت دادہ اند بلا ملامت معقولِ آنہا سازند کہ این نوع اجازت مبنی بر کمال نیست کار بسیار ہنوز در پیش است این احوال کہ در ابتدا رو دادہ است از قبیل اندراج نہایت در بدایت است نصائحے کہ مناسب دانند درکار دارند و بر منقصت آنہا اطلاع بخشند و چون اجازت دادہ انداز تعلیم طریقت منع شان نکنند کہ شاید ببرکت نفس شما بحقیقت مقام ارشاد برسند دیگر چون شروع دریں امرِ عظیم القدر نمودہ اند مُبارک است سعی و اہتمام را درکار دارند و سرگرم باشند کہ باعث ازدیاد گرمی ہنگامہ طالبان گردد۔ والسلام

Marfat.com

مکتوب ۲۲۷ دوصد و بست و ہفتم

بملا طاہر لاہوری صدور یافتہ در بیان بعضے از نصائح و مواعظ کہ بمقام شیخی و تکمیل تعلق دارد۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی مکتوب شریف وصول یافت موجب فرحت گشت از حلاوت و التذاذ یارانِ نوشتہ بودند فرحت بر فرحت افزود اے برادر حق سُبحانہ وتعالیٰ کہ شمارا ایں منصب کرامت فرمودہ است شکر ایں نعمت عظمیٰ را بر وجہ اتم ادا نمایند و محافظت کنند کہ امرے صادر نشود کہ باعثِ نفرت خلائق گردد کہ وبال عظیم است نفرتِ خلق مناسبِ حال ملامتیہ است کہ بہ شیخی و دعوت کار ندارند بلکہ مقام ملامت نقیض مقام شیخے است مبادا ایں دو مقام را خلط نمایند و در عین شیخی آرزوئے ملامت کنند کہ ظلم عظیم است و در نظر مریدان خود را متجمل دارند و در اختلاط و موانست بامُسترشدان افراط ننمایند کہ باعث استخفاف است کہ منافی افادہ واستفادہ است و در محافظت حدود شرعیہ نیک رعایت نمایند مہما امکن عمل بر خصت تجویز نکنند کہ ہم منافی ایں طریقۂ علیہ است و ہم مناقض دعوی متابعتِ سنّت سنیہ عزیزے فرمودہ است "رِیَاءُ الْعَارِفِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اِخْلَاصِ الْمُرِیْدِیْنَ" چہ ریائے عارفان از برائے انجذاب قلوب طلّاب است بجناب قدس خداوندی جل سُلطانہ، پس ناچار از اخلاص مریدان بہتر باشد و ایضاً اعمال عارفان اسباب تقلید است مر طالبان را در اتیان اعمال اگر عارفان عمل نکنند طالبان محروم مانند پس عارفان برائے آں کنند تا طالبان بآن اِقتدا نمایند ایں ریا عین اخلاص است بلکہ بہتر از اخلاص کہ از برائے نفع خود باشد ازینجا کسے گمان نکند کہ عمل عارفان محض از برائے تقلید طالبان است و عارفان را بعمل احتیاج نیست عِیَاذًا بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ ایں خود عین الحاد و زندقہ است بلکہ عارفان در اتیانِ اعمال بسائر طالبان برابر اند در از اتیانِ اعمال ہیچکس را استغنا نیست غَایَۃُ مَا فِی الْبَابِ در اعمال عارفان گاہے ہست کہ نفع طالبان کہ مربوط بتقلید است نیز ملحوظ است و بآن اعتبار آنرا ریا مینامند بالجملہ در قول و فعل نیک محافظت نمایند کہ اکثر خلائق دریں اوان ہنگامہ طلب اندکارے بوقوع نیاید کہ منافی این مقام

Marfat.com

باشد وجہال را بطعن اکابر رساند از حضرت حق سُبحانہ وتعالیٰ استقامت طلبند دیگر از حصول نسبتہائے مشائخ نوشتہ بودند وجہ آن را مکرر بشما بالمشافہۃ گفتہ شدہ است مادرائے آن چیزے نہ فہمند کہ دران خیریت نیست زیادہ چہ نویسد وَالسَّلَامُ ۔

مکتوب(۲۵۵) دوصد وپنجاہ وپنجم

بملا محمد طاہر لاہوری صدور یافت در تحریض بر احیائے سُنّت سَنیّہ و رفعِ بدعتِ نامرضیہ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی مکتوب شریف کہ بمصحوب حافظ بہاؤالدین ارسال داشتہ بودند رسید فرحتِ فراوان رسانید چہ نعمتے است کہ محبان و مخلصان بہمگی ہمت خود متوجہ احیائے سنتے از سُننِ مُصطفویہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ باشند وبکلیہ خود خواہانِ رفع بدعتی از بدعِ منکرہ نامرضیہ بوند سنت و بدعت ضدیکدیگر اند وجودِ یکے مستلزم نفی دیگریست پس احیائے یکے مستلزم اماتت دیگرے بود احیائے سنت موجب اماتت بدعت است و بالعکس پس بدعت را حسنہ گویند یا سیئہ مستلزم رفع سنت است مگر حسنِ نسبی اعتبار کردہ باشند کہ حسنِ مطلق آنجا گنجائش ندارد چہ جمیع سنن مراضی حق اند جَلَّ سُلْطَانُہٗ واضداد آنہا مرضیاتِ شیطان امروز این سخن بواسطۂ شیوع بدعت بر اکثرے گرانست اما فردا معلوم خواہند کرد کہ ما بر ہدایتیم یا ایشان منقولست کہ حضرتِ مہدی در زمانِ سلطنت خود چون ترویج دین نماید واحیائے سنت فرماید عالمِ مدینہ کہ عادت بعملِ بدعت گرفتہ بود و آنرا حسن پنداشتہ ملحق بدین ساختہ از تعجب گوید کہ این مرد رفع دین ما نمودہ و اماتتِ ملت ما فرمودہ حضرت مہدی امر بکشتن آن عالم فرماید و حسنہ او را سیئہ انگارد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنْ لَّدَیْکُمْ نسیان بر فقیر غالب آمدہ است معلوم نشد کہ مکتوب شما را بکہ سپردہ بود تا جواب استفسار ہا نویسد معذور خواہند داشت میاں شیخ احمد فرملی از محبان است چون در جوار شما واقع است التفات و توجہ در مادۂ مشار الیہ مرعی خواہند داشت ۔

Marfat.com

ذکر شیخ محمّد طاہر لاہوری قدس سرّہٗ

مولانا شیخ محمّد طاہر قدس سرّہٗ از کبار اصحاب و خلفا حضرت ایشاں بود، حاوی علوم عقلیہ و نقلیہ و از مشاہیر مشائخ لاہور. خداوند ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ و صاحب کشوف و الہامات جلیہ و کرامات و جذبات قویہ بود و نزد علما و صلحا و عامہ سکنۂ آنجا قبول تمام داشت۔

چون بعنایت بے غایت حضرت صمدیت ذوق باین راہ وے را پیدا گردید و درین عصر افضل و اکمل اولیا جز حضرت ایشان کسے را ندید، ناچار خود را باستان عرش نشان رسانید و سالہا بخاک ساری و جان سپاری و افتقار و انکسار در عتبہ علیہ گذرانید و حضرت ایشان تعلیم حضرات مخدوم زادہائے عالی منقبت را بوے تفویض فرمودند و باوجود مولویت رعایت آداب حضرت ایشاں بکمال می کرد و ہیبت آنحضرت بر مولانا آن قدر مستولی بود کہ در شرح نگنجد۔

گویند روزے حضرت ایشان وے را بامامت امر کردند، رنگ رویش زرد گشت و لرزہ در جوارح وے افتاد. باوجود حفظ قرآن و علوم فراوان از غایت خشیت و ہیبت آنحضرت زمان زمان قرأت در گلویش بند می شد۔

لاجرم از دولت این تعظیم و تکریم و ادب و ہیبت بر یمن نظر کیمیا اثر حضرت ایشاں بمرتبۂ کمال و تکمیل رسید و بعد اتمام کار وے را باجازت تعلیم طریقت در سلسلۂ علیہ نقشبندیہ و اعطائے خرقۂ ارادت در طریقۂ سنیہ قادریہ و خرقۂ تبرک در سلسلۂ چشتیہ نواختند و خلافت نامہ برائے وے نوشتند و بلدۂ معظمہ لاہور بجہت تربیت طالبان رخصت فرمودند۔ اجازت نامہ این ست۔

Marfat.com

خلافت نامہ

بسم الله الرحمٰن الرحيم - بعد الحمد والمنة لوليه والصلوٰة والتحية على نبيه وعلى اٰله واصحابه الكرام الداعين للحق الىٰ دار السلام - يقول العبد الفقير الى رحمة الله الولى الغنى احمد بن عبد الاحد الفاروقى النقشبندى غفر الله سُبحانه ذنوبهما و ستر عيوبهما ان الاخ العالم العامل الفاضل الكامل الشيخ محمّد الطاهر لما وفقه الله سُبحانه و تعالىٰ بسلوك طريقة اوليائه و دخل فى الطريقة العلية النقشبندية بجمع الهمة و تمام النهمة حصل له الحضور والشهود والقربة والجمعية و تيسر له البداية التى اندرجت فيها النهاية فاذا مضت برهة من الزمان وهو على هذه الاحوال ظهر لى انه سيبتلى بابتلاء عظيم حتى يخرج من الصراط المستقيم الى سبل متفرقة و يميل من مذهب اهل الحق الىٰ مذاهب باطلة فهمنى ذٰلك و الجانى الىٰ التضرع والخشوع الى الله سبحانه ليذهب عنه هذا الابتلاء و يرفع عنه ذٰلك البلاء ثم ظهر لى بعد التضرع التام انه سوف يرفع عنه ذٰلك الابتلاء فحمدت الله سبحانه على ذٰلك و قد ظهر بعد مدة يسيرة منه ما ظهر لى اولاً حتى خرج من الاستقامة الى الاعوجاج و مال من الحق الى الباطل بحيث انقطع رجاءنا من ان يعود الىٰ الحق ويرجع الىٰ الاستقامة هو كلما دخل فى سبيل من السبل المتفرقة و اظهره الله سبحانه على توجهت بعون الله سبحانه و توفيقه الى اخراجه من ذٰلك السبيل بالقسر التام وسعيت بعد ذٰلك فى ان اسد ذٰلك السبيل حتى لايكون له عود الىٰ ذٰلك ثانياً ومضت الشهور بل السنون على هذه الحالة ثم ظهر بتائيد الله سبحانه ما ظهر

Marfat.com

ثانیاً فعاد الی الحق و رجع الی الصراط المستقیم ثم قطع مابقی له من منازل الجذبة ومقامات السلوك وصار اهلاً لان یرخص لتعلیم هذه الطریقة وتربیة الطلبة فرخصت له بذلك بعد الاستخارة والتوجه۔ المسئول من الله سبحانه الاستقامة والثبات علی متابعة سید الاولین والآخرین علیه وعلیٰ اٰله الصلوات والتسلیمات ولما كان للشیخ المشار الیه من طریقی السلسلة القادریة والچشتیة حظ وافر ونصیب كامل رخصت له ایضاً ان یعطی للمریدین خرقة الارادة فی القادریة وخرقة التبرك فی الطریقة الچشتیة۔ والمسئول من الله سبحانه العصمة والتوفیق والحمد لله رب العٰلمین اولاً وآخراً والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین دائماً سرمداً وعلیٰ اٰله العظام واصحابه الكرام۔

آں عزیز درآں بلده بافادهٔ طلبه مشغول گشت لیکن بانزوا وخلوت سرخوش بود و در حجرهٔ خمول می نشست و زنجیر در از اندرون می بست و درِ آمد و رفتِ خلائق را برخود بسته بود خصوص بجهت اغنیا و امرا می کشود و بعضے امرایان معتمد بدیدن وے آمدے وے در را وا نکردے وایشان را هرگز بخود راه ندادے۔ وجہ معیشت شیخ آں بود که کتبِ تفسیر و حدیث مثل بیضاوی ومشکوٰة بخطِ خوب می نوشت ومحشّی می ساخت ومقابله می نمود و مزین می ساخت ومی فروخت واز تجارتِ کتاب قوتِ خود می ساخت۔

در اکثر عمر مجرد بود و در آخر کار بجهت ادائے سُنّت سید ابرار علیه الصلوٰة والسلام نکاح کرد۔ و هر سال یا بعد دو سال وگاه در سالے چند بار بخدمت حضرت ایشان قدس سرهٗ می رسید و برکات وافادات حاصل روزگارش می گردید و باز باذن آنحضرت بوطن مالوف می رسید و در ایام مفارقت صوری احوال ومقامات و واردات خود بعرائض ملتمس می داشت، چنانچه برخے ازاں عرائض ایراد خواهد نمود۔

اخلاق پسندیده داشت، بے نفسی و مسکنت و نیستی و فنا برآں عزیز الوجود غالب بود۔ بمطایبه وطیبت شیریں باصدق قرین ذوق داشت۔

گویند که روزے حضرت ایشاں ابلیس لعین را دیدند و پرسیدند که بر کدام یکے

Marfat.com

از یاران ما ترا سُلطان نیست۔ گفت بہ شیخ لاہوری قادر نیستم وقتے کہ گرسنہ می باشد۔ ولہٰذا شیخ ریاضات و مجاہدات شاقہ می کشید واز غایت ریاضات خشک شدہ بود و پوست واستخوان ماندہ وصاحب کشوف ظاہرہ وکرامات باہرہ بودہ است۔

اکنون لب از کلمات قدسیہ شیخ بکشائم واز عرائض کہ محتوی بر احوال خود و مریدانِ خویش بحضرت ایشان قدس سرہ نگاشتہ، ایں صفحہ را بیارایم۔

مکتوب ۱

عرضداشت احقر الخدمۃ محمد طاہر بعرض اقدس می رساند کہ چون از آن آستان علیہ متوجہ ایں جانب شدم در ہر قدمے با خود می گفتم "اے نادان! مقصود خود را عقب گذاشتہ کجا می روی"؟ اما از عقب کسے می گفت "راہی شو" کشاں کشاں بایں شہر آوردند۔ در گوشۂ صحرا حیران نشستم، ناگاہ روحانیت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ ظاہر شد وباعث گشت کہ در پے کارے کہ فرمودہ اند، باید شد۔ امتثالاً للامر دام کرم چندے را مشغول ساختم۔ دریں میان جوانے بلند استعدادے رسیدہ بمجرد شغل دادن در تمام بدنش دفعۃً نسبت سرایت کرد، سرتا قدم آگاہ شد، دیگر طالبان نیز جمعیت و حضور بدست آوردند۔

بعضے حاسدان سخنے را کہ بہ پیر دستگیر در بیان مقامات خصوصاً در مقام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقم نمودہ اند، درمیان آوردہ بعضے چیز ہائے دیگر بآن از خود الحاق کردہ راہ طعن کشودند۔ مولانا حامد آں مکتوب را پیش علامۃ الانام مولانا عبد السلام برد۔ مولانا بعد از مطالعہ گفتند کہ ہیچ شبہ وارد نمی شود وخیلے حسن ظن پیدا کردند۔ زبانِ حاسدان بستہ شد۔

مکتوب ۲

حضرت سلامت! نسبتہائے طرق ثلثہ جلوہ گراست ومشائخان فوج فوج تشریف می آرند والطاف کثیرہ می نمایند، خصوصاً حضرت خواجہ بزرگ وحضرت غوث الثقلین وحضرتِ شیخ فرید شکر گنج قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم۔ نیز در حلقہ ذکر ونماز تراویح

Marfat.com

حضرت رسالت با چندیں ہزار صحابہ و مشائخ علیہ وعلیہم الصلوٰت والتسلیمات آمدہ مدتے می نشستند و نوازشہا می نمودند و در عشرۂ اعتکاف خلعت خاص عنایت فرمودند و حضرت فاطمہ زہراء علی ابیہا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام نیز الطاف بسیار نمودند و بہ تشریفات نواختند در ضمن ایں دقائق عروج و نزول بسیار واقع شد بعد از طی مقامات کثیرہ خود را در خدمت روضۂ منورہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم یافتم۔ بعد ازاں بنورے کہ ازآں روضۂ مبارک را در منزل خود دیدم، بعد ازاں بنورے کہ ازاں روضۂ مقدسہ ساطع شد متحقق شدم و بحقیقت آں مشرف ساختند و بتکرار انجامید۔ بعد ازاں ظاہر شد کہ حجب تمام از روئے کار زائل گشت وحقیقت وصل عریانی آشکارا گردید۔ مکالمہ و محادثہ نیز وقوع یافت، بعد ازاں جہل ونکرت صرف روئے نمود۔ حالا نہ وصل و نہ فقد، نہ طلب و نہ غیر طلب، ہیچ حکم محکوم علیہ نیست، نہ اثباتاً و نہ نفیاً۔

مکتوب ۳

حضرت سلامت! قبل ازیں ہر یک از نسبت ثلثہ یعنی نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ نوبت بنوبت روئے می دادند و احیاناً بہم مختلط نیز می شدند وگاہ گاہے غالب ومغلوب نیز می بودند یک نوبت نسبت چشتیہ غلبۂ عظیم کرد بحدے کہ از نسبتہائے دیگر مایوس گشت از بلدۂ فاخرہ اجمیر تا پشاور بلکہ کابل بجز چشتیہ ہیچکس بنظر می درآمد و اظہار جلادت کردن گرفتند و می گفتند "نَحْنُ اُولُوْ قُوَّۃٍ وَّ اُولُوْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ"۔ مرتبہ دیگر خود در جواب می گفتند "اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا" دریں ضمن نقشبندیہ حملہ کردند و نسبت شریفہ نقشبندیہ ایشاں را زیر کرد اما نسبت چشتیہ ہنوز برحال خود است۔ نسبت شریفہ نقشبندیہ بطریق انجام درآمد۔ الحال ہر سہ نسبت (جمع) شدہ اند، گاہ گاہے یکے بر دیگرے غلبہ نیز می کند۔

و سیر در نسبت مشائخ کم شدہ است مگر احیاناً بتقریبے سیر در نسبت مشائخ می شد۔ دریں ایام سیر در نسبت اصحاب بسیار واقع می شود سوائے خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اکثر اوقات سیر در نسبت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

می باشد، بسیار و بیحد خوش می آید۔ نسبت شریفۂ ایشان علیہ الصلوٰۃ والسلام گویا کہ نسبتِ دیگر بجنب نسبت شریفۂ آنحضرت علیہ السلام والتحیۃ چیزے نیست۔

حضرت سلامت! مطلب فقیر جز ازین نیست کہ ہمیں نسبت شریفۂ آں سرور علیہ السلام زیادتی و قوت گیرد۔ از درگاہ پیر دستگیر ہمیں خواست دارم، اُمید است کہ ایں متمنائے فقیر در وقوع آید و از احوال و مقامات چیزے دیگر نباشد۔ چوں تربیت حضرت پیر دستگیر بلطف و عنف بود، لاجرم آثار ہم ہمچنان مرتب می شود۔

ثانیاً آنکہ بعضے اوقات چیزہا رو می دہد کہ در اظہار آں شرم می آید۔ در غلبۂ احوال می فرمایند کہ ہر کہ ترا دید او را از آتش دوزخ آزاد کردیم۔ وقتے دیگر می فرمایند کہ ہر کہ بتو بیعت کرد او را بخشیدیم و دیگر چنانچہ از حضرت غوث الثقلین قدس سرہٗ لفظے صادر شدہ بفقیر فرمودند۔

حضرت سلامت! اگرچہ نسبت ثلٰثہ بہ تفاوت و تعاقب ظہور می کنند، اما تعلیم طریقۂ انیقۂ وثیقہ بہمین نسبت علیہ نقشبندیہ است۔ فقرائے ایں دیار نیز بدعاگوئی آن درگاہ اشتغال دارند، بر حضور و جمعیت اند۔ بعضے قابل اجازت نیز شدہ اند از آں جملہ یکے حافظ یعقوب عالم و عامل و قاری بے نظیر قدم راسخ در امور شرعیہ دارند و در توکل کامل و عالی ہمت اند، حضور و جمعیت خوب دارند، از طیران و نزول گزشتہ اند، یک گونہ اجازتے دادہ شدہ است۔ امیدوار الطاف آں درگاہ است! از آں جملہ یکے حافظ محمود طالب علم و قاری و عامل اند، لطائف او طیران نمودہ اند مدت مدید شدہ است یک نوع اضطراب نیز دارد۔ ہر چند زور می کنم فرود نمی توانم آورد، امیدوار الطاف عالی ست۔ بعضے طلبہ دیگر را نیز بعضے لطائف بعد از طیران فرود آوردم و بعضے خود فرود آمدند و لطائف بعضے بعمل فقیر طیران می کنند و بعضے را بنفسہٖ حیرت است۔ شخصے از پرگنۂ پرسرور آمدہ بود، بمجرد آنکہ تعلیم طریقہ کردہ شد لطائف اربعہ جائے بجائے ظاہر شدہ طیران نمودند۔ چوں قصدِ مراجعت بوطنِ خود نمود۔ بہمین حال رفتن او دشوار آمد۔ فرود آوردم۔ چون طالب علم و حافظ و قاری و در تقویٰ کامل بود اجازتے دادہ شد۔ حضور و جمعیت نیز بہم رسانیدہ بود۔

فضائل مآب مولانا حامد کہ بفقیر نسبت تلمذ داشت، دریں روزہا بعد از رفتن

میان فرخ حسین از صحرا آمدند و مشغول شدند و متاثر نیز گشتند، در اندک مدت از جنب بسینہ (؟) قرار گرفتند، بفقیر بسیار مناسبت دارند۔ وقتے کہ پیش فقیر می نشینند از خود مطلق غائب می شوند، اما باوجود ایں در کار مشار الیہ بستگی می فہمد۔ کارش نمی رود پیش۔ امیدوار توجہ عالی ست۔ از خواجہ خاوند محمود نیز سبقے داشت اما یک ذرہ ہم متاثر نشدہ باآنکہ مدت مدید ہمراہ او بود، امیدوار توجہ بلیغ است۔

حضرت سلامت! بصیرتے و نظرے در فہم استعدادہائے مردم و دقائق راہ و باریکی ہائے دیگر معلوم شدہ اند و می شود و سیر در نسبتہائے بعضے مشائخ نیز واقع می شود والعبودیۃ۔

مکتوب ۴

حضرت سلامت! مقامے بس عالی ظاہر شدہ و فرمودند کہ بایں مقام کم کسے را مشرف ساختند، اذواق و مواجید در آن مقام خیلے ظاہر شدند و امداد روحانیت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ بسیار بود۔ روزے محبت حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باین کمینہ بسیار استیلا یافت، بحدے کہ بے قراری و بے آرامی روئے نمود و بدرگاہ حق سبحانہ می زارید۔ اتفاقاً خود را بخدمت رسالت علیہ السلام دید۔ در ہمان لحظہ فرمودند اینک حضرت رسالت را فرستادیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ہَدٰٮنَا لِہٰذَا وَ مَا کُنَّا لِنَہۡتَدِیَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ ہَدٰٮنَا اللّٰہُ۔ نمی دانم این چنین اسرار می کنند یا نہ؟ گاہ گاہے سیر در نسبتہائے مشائخ واقع می شود۔ دریں اخیر در نسبت مخدوم پیر علی ہجویری واقع شد، مدت مدید در نسبت شریفہ ایشان گشت، دریں ضمن التفاتہا و عنایتہائے بسیار کردند و بہ تشریفات عظیمہ مشرف ساختند۔ نسبت شریفہ ایشان بسیار بزرگ و لطیف است و طرف دعوت غالب دارد۔ در زمانے کہ سیر در نسبت حضرت خواجہ بزرگ واقع می شود، حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ بر (؟) چتر شاہی را بارہا بر سر فقیر می نہادند، نمی دانم کہ معنی ایں طور واقعات چیست؟ انتہیٰ۔

راقم این حروف گوید کہ این واقعہ دلالت کند کہ او قطب دیار خود بودہ است، چنانکہ حضرت مخدوم زادہ خواجہ محمد سعید سلمہ اللہ تعالیٰ نقل کردند کہ شبے قبل نماز عشاء

Marfat.com

شیخ محمد طاہر در مجلس بہشت آئین حضرت ایشان حاضر بود، آنحضرت خطاب بشیخ نمودہ فرمودند کہ شمارا قطب آں دیار ساختند واشارت بوطن مالوف شیخ نمودند۔

عمر عزیز شیخ پنجاہ و شش سال بود۔ بروز پنجشنبہ وقت چاشت بستم محرم شروع سنہ ہزار وچہل کہ "سال غم" (۱۰۴۰ھ) ست، رحلت فرمودو درسواد لاہور طرف میانی بیاسود "آہ مرد معرفت" (۱۰۴۰ھ) تاریخ ارتحال وے روئے نمود۔

شجرۂ منظوم

رسید فیض بصدیقؓ ز احمد مختار
ازو رسید بسلمانؓ مخزن اسرار

ازو بقاسمؒ و جعفرؒ، ابو یزیدؒ ازو
بخرقانیؒ و زو بو علیؒ سر ابرار

ازو ست یوسفؒ و زو غجدوانیؒ و عارفؒ
زفغنویؒ ست برامیتنیؒ بزرگوار

ازو ست حضرت باباؒ پس ست امیر کلالؒ
بہائے ملت و دین نقشبندؒ فخر کبار

عقیب ایں ہمہ یعقوب چرخیؒ است دگر
ازو بخواجہ عبید اللہ واقف اسرار

ازو ست زاہدؒ و درویشؒ خواجہ امکنگیؒ
ازو بخواجہ باقیؒ ست معدن انوار

ازو امام زماں قطب وقت شیخ احمدؒ
کہ ہست بانی ایں راہ منبع اسرار

زد آں شیخ طاہر کہ بگفت پیرش درا
"آنجا مگر نسیم رسد یا صبا وزد"

Marfat.com

Marfat.com

شیخ محمد طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ

احوال و آثار

حصہ اُردو

اِس حصہ کی ترتیب کے وقت
مکتوبات امام ربانی مطبوعہ اللہ والے کی قومی دکان
حضرات القدس دفتر دوم اردو مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ
پیشِ نظر رہے۔

مُرتّبہ:
خالد مجدّدی سُلطانی

Marfat.com

مکتوب ۲۲۵

"اس بیان میں کہ وہ احوال جو دوسروں کو نہایت میں میسر ہوتے ہیں' اس طریقہ علیہ کے ابتدا میں میسر ہوجاتے ہیں لیکن بدایت میں نہایت مندرج ہونے کے طریق پر جو اس طریقہ علیہ کے لوازم سے ہے اور اس قسم کے احوال کا ابتدا میں ظاہر ہونا اس بات کو مستلزم نہیں ہے کہ ایسے احوال والے کو کامل کہیں اور طریقت کے سکھانے کی اجازت دے دیں اور اس کے مناسب بیان میں مُلّا طاہر لاہوری کی طرف لکھا ہے"

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَنُسَلِّمُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِہِ الۡکِرَامِ ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اس کے نبیؐ اور آپ کی آل بزرگوار پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں۔

آپ کے شریف خط پے در پے پہنچے۔ طالبوں کی ترقی اور ان کی التذاذ اور جمعیت کا حال پڑھ کر بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ چونکہ اس طریق میں نہایت ابتدا میں مندرج ہے اس لیے اس طریقہ علیہ کے مبتدیوں کی ابتدا میں اس قسم کے احوال ظاہر ہوتے ہیں جو منتہیوں کے احوال کے ساتھ یہاں تک مشابہ ہوتے ہیں کہ ان دونوں قسم کے احوال کے درمیان سوائے عارف کے، جس کی نظر بصیرت تیز ہو کوئی فرق نہیں کرسکتا۔ پس اس لحاظ سے احوال کے حاصل ہونے کا کچھ اعتبار نہیں ہے' ایسے احوال والے کو طریقہ سکھانے کی اجازت نہ دینی چاہیے۔ کیونکہ اس صورت میں طالبوں کے ضرر کی نسبت اس کا اپنا بڑا ضرر ہے۔ ممکن ہے کمال خیال کر کے ترقی سے رک جائے یا جاہ و ریاست کے حاصل ہونے سے' جو مقام ارشاد کے لئے ضروری ہے فتنہ میں پڑ جائے۔ کیونکہ اس کا نفس امارہ ابھی اپنے کفر کی حالت پر ہے اور اس کا تزکیہ نہیں ہوا ہے۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا۔ جن لوگوں کو آپ نے اجازت دی ہے۔ انہیں نرمی اور محبت سے سمجھا دیں کہ اس قسم کی اجازت کمال پر مبنی نہیں ہے۔ ابھی بہت کام در پیش ہے۔ اس قسم کے احوال جو ابتدا میں ظاہر ہوتے ہیں' بدایت میں نہایت مندرج ہونے کی قسم سے ہیں اور جو نصیحتیں مناسب جانیں عمل میں لائیں اور

Marfat.com

دل کے نقص پر ان کو اطلاع بخشیں اور چونکہ آپ نے ان کو اجازت دے دی ہے اس لیے طریقہ سکھانے سے ان کو منع نہ کریں۔ شاید آپ کی توجہ کی برکت سے مقامِ ارشاد کی حقیقت تک پہنچ جائیں۔

دُوسرے یہ ہے کہ جب آپ نے اس عظیم القدر کام کو شروع کیا ہے تو مُبارک ہے اس کام میں بڑی کوشش و سعی بجالائیں اور بڑے سرگرم رہیں تاکہ طالبوں کی زیادہ زیادہ ترقی کا باعث ہو۔ والسّلام ؛

مکتوب ۲۲۷

بعض ان پند و نصائح کے بیان میں جو مقامِ شیخی اور تکمیل سے تعلق رکھتے ہیں۔ مُلّا طاہر لاہوری کی طرف لکھا ہے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اللہ کی حمد اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔ مکتوب شریف پہنچا، خوشی کا موجب ہوا اور یاروں کے التذاذ اور حلاوت کا حال پڑھ کر نہایت ہی فرحت حاصل ہوئی۔

اے بھائی ! حق تعالےٰ نے آپ کو یہ منصب عطا فرمایا ہے۔ اس نعمت کا شُکر پُوری طرح ادا کریں اور محافظت کریں۔ کوئی ایسا امر صادر نہ ہو جو مخلوقات کی نفرت کا باعث ہو۔ کیونکہ اس میں بڑی خرابی ہے۔ خلق کی نفرت اس کی ملامتی گروہ کے حال کے مناسب ہے جن کا دعوت اور شیخی سے کچھ واسطہ نہیں ہے بلکہ ملامت کا مقام شیخی کے مقام کے برخلاف ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ان دونوں مقام کو آپس میں ملادیں اور عین شیخی میں ملامت کی آرزو کریں کہ یہ بڑے ظلم کی بات ہے اور مُریدوں کی نظر میں اپنے آپ کو متجمل یعنی رُعب و داب سے آراستہ پیراستہ رکھیں اور مُریدوں کے ساتھ کثرت سے میل جول اور اُنس اختیار نہ کریں کہ خفت اور سُبکی کا موجب ہے اور افادہ اور استفادہ کے منافی ہے اور حدودِ شرعیہ کی اچھی طرح محافظت کریں اور جہاں تک ہو سکے رخصت پر عمل نہ کریں کہ یہ بھی اس طریقہ علیہ کے منافی اور سُنّتِ سنیہ کی تابعداری کے دعویٰ کے مخالف ہے۔

Marfat.com

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ "رِيَاءُ الْعَارِفِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ اِخْلَاصِ الْمُرِيْدِيْنَ" عارفوں کا ریا مُریدوں کے اخلاص سے بہتر ہے کیونکہ عارفوں کا ریا طالبوں کے دلوں کو حق تعالیٰ کی پاک بارگاہ کی طرف کھینچنے کے لیے ہوتا ہے پس ضرور مُریدوں کے اخلاص سے بہتر ہوگا۔ اور نیز عارفوں کے اعمال طالبوں کے لیے اعمال کے بجالانے میں موجب تقلید ہیں۔ اگر عارف خود عمل نہ کریں تو طالب محروم رہیں گے۔ پس عارف اس واسطے ریا کرتے ہیں تاکہ طالب ان کی اقتداء کریں۔ یہ ریا عین اخلاص ہے بلکہ اُس اخلاص سے بہتر ہے جو اپنے نفع کے لیے ہو۔

اس بات سے کوئی شخص یہ گمان نہ کرے کہ عارفوں کے عمل محض طالبوں کی تقلید کیلئے ہیں اور عارفوں کو عمل کی حاجت نہیں ہے نعوذ باللہ منہا۔ یہ الحاد و زندقہ ہے بلکہ عارف اعمال کے بجالانے میں عام طالبوں کے ساتھ برابر ہیں اور اعمال کے بجالانے سے کسی کو چارہ نہیں ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ بسا اوقات عارفوں کے اعمال میں طالبوں کا نفع مدِ نظر ہوتا ہے جو تقلید پر وابستہ ہے۔ اس اعتبار سے اس کو ریا کہتے ہیں۔

غرض قول و فعل میں بڑی محافظت کریں۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ فساد و ہنگامہ کے درپے ہیں۔ کوئی ایسا کام سرزد نہ ہونے پائے جو اس مقام کے منافی ہو اور جاہل لوگوں کو بزرگوں کے طعن کا موقع مل جائے اور حضرت حق تعالیٰ سے استقامت طلب کرتے رہا کریں۔

دُوسرے یہ کہ آپ نے مشائخ کی نسبتوں کے حاصل ہونے کے بارہ میں لکھا تھا۔ اس کی وجہ کئی بار روبرو آپ سے بیان ہو چکی ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہ سمجھیں کہ اس میں خیریت نہیں ہے۔ اس سے زیادہ کیا لکھا جائے۔ والسّلام

Marfat.com

مکتوب ۲۵۵

سُنّتِ سنیّہ کے زندہ کرنے اور نامرضیّہ بدعت دُور کرنے کی ترغیب میں مُلا محمّد طاہر لاہوری کی طرف لکھا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

آپ کا مکتوب شریف جو حافظ بہاءُ الدین کے ہمراہ ارسال کیا تھا پہنچا۔ بہت خوشی حاصل ہوئی۔ یہ کس قدر بڑی بھاری نعمت ہے کہ محبّ دمخلص ہمہ تن حضرت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتوں میں سے کسی سنّت کے زندہ کرنے کی طرف متوجہ ہوں اور منکرہ اور نامرضیہ بدعتوں میں سے کسی بدعت کے دُور کرنے کے خواہاں ہوں سُنّت و بدعت دونوں پُورے طور پر ایک دُوسرے کی ضد ہیں۔ ایک کا وجُود دُوسرے کے نفص و نفی کو مستلزم ہے۔ پس ایک کا زندہ کرنا دُوسرے کو مارنے کا مستلزم ہے یعنی سُنّت کا زندہ کرنا بدعت کے مارنے کا موجب ہے اور بالعکس۔

پس بدعت خواہ اس کو حسنہ کہیں یا سیّئہ، رفعِ سُنّت کو مستلزم ہے۔ شاید حسن نسبی یعنی اضافی کا اعتبار کیا ہوگا کیونکہ حسن مطلق وہاں گنجائش نہیں رکھتا کیونکہ تمام سُنتیں حق تعالیٰ کے نزدیک مقبول و پسندیدہ ہیں اور ان کے اضداد یعنی بدعتیں شیطان کی پسندیدہ ہیں۔ آج یہ بات بدعت کے پھیل جانے کے باعث اکثر لوگوں کو ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن کل ان کو معلوم ہوجائے گا کہ ہم ہدایت پر ہیں یا یہ لوگ۔

منقول ہے کہ حضرت مہدیؑ اپنی سلطنت کے زمانہ میں جب دین کو رواج دیں گے اور سُنّت کو زندہ فرمائیں گے تو مدینہ کا عالم جس نے بدعت پر عمل کرنے کو اپنی عادت بنایا ہوگا اور اس کو حسن خیال کر کے دین کے ساتھ ملا لیا ہوگا، تعجب سے کہے گا کہ اس شخص نے ہمارے دین کو دُور کر دیا ہے اور ہمارے مذہب و ملت کو مار دیا اور خراب کر دیا ہے۔ حضرت مہدیؑ اس عالم کے قتل کا حکم فرمائیں گے اور اس کے حسنہ کو سیّئہ خیال کریں گے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ

Marfat.com

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنْ لَّدَيْكُمْ اور آپ پر اور اُن سب پر جو آپ کے پاس ہیں سلام ہو۔

نسیان فقیر پر غالب ہے معلوم نہیں رہا کہ آپ کا مکتوب کس کے سپرد کیا تھا تاکہ سوالوں کے موافق جواب لکھنا معذور فرمائیں گے۔ میاں شیخ احمدؒ فرملی دوستوں میں سے ہے، چونکہ آپ کے قرب وجوار میں رہتا ہے اس لیے اُمید ہے کہ اس کے حق میں التفات و توجہ کو مدِ نظر رکھیں گے۔

Marfat.com

شیخ محمدؐ طاہر لاہوری قدس سرہٗ کے حالات

مولانا شیخ محمد طاہر قدس سرہٗ ،حضرت مجدد قدس سرہٗ کے بہت بڑے مُریدوں اور خلفاء میں سے تھے ۔ وہ علوم عقلیہ و نقلیہ کے فاضل ،لاہور کے مشہور مشائخ میں سے تھے ۔ ریاضاتِ شاقہ ، مجاہداتِ شدیدہ اور کشوف و الہامات ،کرامات و جذبات والوں میں سے تھے اور وہاں کے بڑے علماء ،صلحاء اور عام لوگوں میں بھی بڑی مقبولیت رکھتے تھے ۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کی عنایت بے غایت سے اس راہ میں اُن کو ذوق پیدا ہو گیا تھا اور اپنے زمانے کے افضل و اکمل اولیاء میں سے سوائے حضرت مجددؒ کے کسی اور کو اتنا عظیم نہیں پایا ۔ اس لیے ناچار خود کو انہوں نے آپ کے آستانۂ عالیہ میں پہنچا دیا اور برسوں وہاں نہایت خاکساری ، جاں سپاری ، عاجزی اور انکساری کے ساتھ قیام کیا اور حضرت مجددؒ نے اپنے عالی مرتبت صاحبزادوں کی تعلیم اُن کے سپرد فرما دی ۔ اور وہ باوجود مولویت کے حضرت مجددؒ کا بہت زیادہ ادب کرتے تھے اور اس قدر آپ سے ہیبت زدہ تھے کہ بیان نہیں ہو سکتا ۔ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت مجددؒ نے ان کو امامت کرنے کا حکم دیا تو اُن کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا اور تمام بدن میں لرزہ طاری ہو گیا اور باوجودیکہ وہ حافظ قرآن اور بہت بڑے فاضل تھے انتہائی خشیت سے اور حضرتؒ کے رُعب سے ہر لحظہ قرأت اُن کے گلے میں رُک رُک جاتی تھی ۔ چنانچہ ایسی تعظیم و تکریم ، ادب و ہیبت کی بدولت اور حضرت مجددؒ کی نظر کیمیا اثر کی برکت سے وہ کمال و تکمیل کے مرتبے کو پہنچے اور سلوک کے مکمل کرنے کے بعد اُن کو سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کی تعلیم کی اجازت حاصل ہوئی ۔ طریقۂ قادریہ کا خرقۂ ارادت بھی ملا اور سلسلۂ چشتیہ کا خرقۂ تبرک بھی نصیب ہوا ۔ حضرتؒ نے ان کے لیے خلافت نامہ تحریر فرمایا اور طالبوں کی تربیت کے لیے لاہور کے بڑے شہر کی طرف روانہ فرمایا ۔

اجازت نامہ یہ ہے ۔

Marfat.com

خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی حمد اور احسان اور اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور اصحاب جو جنت کی طرف حق کی دعوت دینے والے ہیں، پر درود و تحیۃ کے بعد اللہ تعالیٰ کی بے نیاز ذات کی رحمت کا محتاج یہ بندہ احمد بن عبدالاحد فاروقی نقشبندی، اللہ ان کے گناہوں کو بخشے اور ان کے عیبوں کو ڈھانپے، کہتا ہے کہ برادر عالم باعمل فاضل کامل شیخ محمد طاہر کو جب اللہ نے اپنے اولیاء کے طریقہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس طریقۂ عالیہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے تو انہیں قربت، حضور، شہود اور جمعیت حاصل ہو گئی اور ان کے لیے بدایۃ آسان ہو گئی جس میں نہایت مندرج ہے۔ کچھ وقت اسی حال میں گزرا کہ مجھ پر منکشف ہوا کہ وہ ایک بہت بڑی آزمائش سے دوچار ہوں گے یہاں تک کہ صراطِ مستقیم سے مختلف راہ پر چل پڑے اور مذہب اہلِ حق سے ہٹ کر مذاہب باطلہ کی طرف میلان پایا تو مجھے اس کی فکر لاحق ہوئی اور میں نے توجہ کی اور حق سبحانہٗ کی بارگاہ میں خشوع اور تضرع سے التجا کی کہ وہ اس آزمائش کو ان سے اٹھا لے اور یہ مصیبت ان سے ٹال دے۔ پھر نہایت تضرع کے بعد مجھ پر ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان سے اس آزمائش کو رفع فرما دے گا، تو اس پر میں نے حق سبحانہٗ کی حمد و ثنا کی اور شکر بجا لایا۔ کچھ مدت کے بعد وہی کچھ ظاہر ہو گیا جو پہلے مجھ پر منکشف ہوا تھا کہ انہوں نے صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر اس طرح کجروی اختیار کی اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف مائل ہو گئے کہ راہِ حق کی طرف واپسی اور صراطِ مستقیم کی طرف لوٹ آنے کے بارے میں ہماری امیدیں منقطع ہو گئیں، تو حق سبحانہٗ نے مجھ پر ظاہر فرمایا اور میں نے توفیق ایزدی اور تائید خداوندی سے انہیں اس دلدل سے نکالنے کی طرف خصوصی توجہ دی اور بھرپور کوشش کی کہ اس راہ سے نکل کر دوبارہ ادھر کا رخ نہ کریں۔ چند ماہ بلکہ کچھ سال اس حالت میں گزرے کہ اللہ پاک کی تائید سے وہی کچھ ظاہر ہوا جو ان کے رجوع کے بارے میں مجھ پر منکشف ہو چکا تھا تو آپ حق کی طرف واپس لوٹے اور صراطِ مستقیم کی طرف رجوع کیا۔

پھر باقی جذب و سلوک کی منزلیں اور مقامات طے کیے اور اس مقام کے اہل ہوئے کہ

Marfat.com

انہیں اس طریقہ کی تعلیم کی اجازت دی جائے اور طالبانِ حق کی تربیت پر مامور کیا جائے۔ تو توجہ اور استخارہ کے بعد میں نے انہیں اجازت دی۔ حق سُبحانہ وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ حضور سید الاولین والاخرین وعلیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات کی اتباع پر استقامت اور ثابت قدمی عطا فرمائے۔

چونکہ شیخ مذکور (حضرت شیخ محمد طاہر) کو میرے سلسلہ قادریہ اور چشتیہ سے وافر و کامل حصّہ ملا ہے تو میں نے انہیں اپنے مریدوں کو خرقہ ارادت سلسلہ قادریہ میں اور خرقہ تبرک طریقہ چشتیہ میں عطا کرنے کی بھی اجازت دی ہے اور اللہ پاک سے پاکیزگی اور توفیق کا خواستگار ہوں۔

اور اوّل و آخر سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام ہو رسُولوں کے سردار (حضرت محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی باعظمت آل اور باکرامت اصحاب پر۔

آپ اس شہر (لاہور) میں طالبوں کو فیض پہنچانے میں مشغول ہُوئے لیکن گوشہ نشینی اور تنہائی آپ کو پسند تھی تو حجرۂ تنہائی میں بیٹھ جاتے اور دروازے کی زنجیر اندر سے لگا لیتے اور مخلوق کی آمد و رفت کو خصوصاً امراء اور دولت مندوں کو آنے نہ دیتے۔ اکثر بڑے بڑے امراء جب آپ سے ملنے کے لیے آتے تو آپ دروازہ بند کر لیتے اور اُن سے ہرگز ملاقات نہ کرتے۔ آپ کا ذریعۂ معاش یہ تھا کہ آپ تفسیر و حدیث کی کتابیں مثلاً تفسیر بیضادی اور مشکوٰۃ بہت اچھے خط میں لکھتے اور ان پر حاشیہ کی تزئین کرتے۔ مختلف نسخوں سے مقابلہ کرتے اور مزین کر کے فروخت کرتے اور کتابوں کی تجارت سے اپنی روزی حاصل کرتے۔

آپ اکثر عُمر میں مجرّد رہے لیکن آخر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت ادا کرنے کے خیال سے شادی کر لی تھی۔ آپ ہر سال یا دو سال کے بعد اور کبھی سال میں چند بار حضرت مجددؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کرتے اور پھر حضرتؒ کی اجازت سے واپس وطن جاتے اور مفارقت صُوری کے زمانے میں اپنے احوال و مقامات اور واردات اپنے عریضوں میں لکھ کر بھیجتے۔ چنانچہ ان عریضوں میں سے کچھ یہاں پیش کیے جائیں گے۔ آپ کے اخلاق بہت اچھے تھے۔ بے نفسی، مسکنت اور فنائیت

Marfat.com

آپ پر غالب تھی لیکن خوش مزاجی (سچائی والی) بھی آپ کی گفتگو میں ہوتی تھی۔
کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت مجددؒ نے ابلیس لعین کو دیکھا۔ اس سے پوچھا کہ ہمارے کون کون سے مریدوں پر تیرا قابو نہیں چلتا۔ اس نے کہا کہ شیخ محمد طاہر لاہوری پر میرا قابو نہیں چلتا جبکہ وہ بھوکا رہتا ہے۔ چنانچہ شیخ سخت ریاضتیں اور مجاہدے کرتے اور ایسی ریاضتوں کی وجہ سے وہ دُبلے پتلے ہو گئے تھے اور ہڈی چمڑا رہ گئے تھے۔ آپ بڑے صاحب کشف و کرامت بھی تھے۔

اب ہم شیخ کے کلماتِ قدسیہ کے متعلق گفتگو کرتے ہیں اور آپ کے عریضے جو آپ کے اور آپ کے مریدوں کے حالات سے متعلق ہیں ان صفحات کی زینت ہونگے۔

عریضہ (۱)

فقیر حقیر محمد طاہر، حضور کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ جب میں اس آستانۂ عالیہ سے اس طرف کو روانہ ہوا تو ہر قدم پر اپنے آپ سے کہتا تھا کہ اے ناداں! اپنا مقصود پیچھے چھوڑ کر کہاں جا رہا ہے؟ لیکن پیچھے سے کوئی کہتا تھا کہ چلے چلو۔ فقیر کو کشاں کشاں اس شہر میں لایا گیا۔ جنگل کے ایک گوشے میں حیرانی کے عالم میں بیٹھ گیا۔ ناگاہ حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ کی رُوحانیت ظاہر ہوئی اور باعث بنی اس کی کہ جس کام کے لیے حضرت مجددؒ نے فرمایا ہے اُسے کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اُن کے اور آپ کے حکم کی تعمیل میں چند لوگوں کو ذکر میں شامل کیا۔ اسی اثناء میں ایک جوان بلند استعداد والا آ گیا۔ اس کو ذکر کا طریقہ بتایا تو اسی وقت اس کے تمام بدن میں نسبت سرایت کر گئی اور وہ سر تا پا ذاکر ہو گیا۔ دُوسرے طالبوں کو بھی جمعیت اور حضور حاصل ہے۔ بعض حاسدوں نے حضرت (مجدد) کے مقامات کے سلسلے میں اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق جو تحریر فرمایا ہے اس میں کچھ باتیں اپنی طرف سے شامل کر کے طعن کی راہ کھولی تھی۔ مولانا حامد نے حضور کا وہ مکتوب علامۃ الانام مولانا عبدالسلام کو پیش کیا۔ مولانا نے مطالعہ کے بعد فرمایا کہ اس پر کوئی شبہ وارد نہیں ہو سکتا اور انہوں نے بہت کچھ حُسنِ ظن پیدا کر دیا اور حاسدوں کی زبان بندی ہو گئی

Marfat.com

عریضہ (۲)

حضرت سلامت! تینوں طریقوں کی نسبتیں جلوہ گر ہیں اور اُن کے مشائخ بڑی تعداد میں تشریف لا رہے ہیں اور بڑی عنایت فرما رہے ہیں خصوصًا خواجۂ بزرگ، حضرت غوث الثقلین اور حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم۔ اسی طرح حلقۂ ذکر اور نماز تراویح میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہزاروں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اور مشائخ رحمۃ اللہ علیہم کے ساتھ تشریف لا کر دیر تک نوازش فرماتے رہے اور عشرۂ اعتکاف میں خلعتِ خاص سے بھی نوازا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی بہت عنایت فرمائی اور بہت شرف بخشا۔ ان دقائق کے ضمن میں بہت کچھ عروج و نزول واقع ہوا۔ پھر بہت سے مقامات طے کرنے کے بعد خود کو میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس میں پایا۔ اس کے بعد اس نُور سے جو اس روضۂ مبارکہ سے میرے گھر میں آ رہا تھا اور اس نُور سے جو اس روضۂ مقدسہ سے نکل رہا تھا مجھے تحقق حاصل ہوا۔ اس کے بعد ظاہر ہوا کہ میرے کام پر سے تمام حجابات دُور ہو گئے اور وصلِ عُریاں کی حقیقت ظاہر ہوئی۔ مکالمہ اور محادثہ بھی واقع ہوا۔ اس کے بعد جہل اور لاعلمی ظاہر ہوئی۔ اور اب نہ تو وصل ہے نہ فراق ہے، نہ طلب ہے نہ غیر طلب ہے اور کسی حکم سے اثباتاً یا نفیاً محکوم نہیں۔

عریضہ (۳)

حضرت سلامت! اس سے قبل نقشبندیہ، قادریہ اور چشتیہ میں سے ہر نسبت باری باری سے ظاہر کی جاتی تھی اور کبھی کبھی اتفاق سے وہ باہم مل جاتی تھیں اور کبھی کبھی غالب اور مغلوب بھی ہوتی رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ نسبت چشتیہ نے بہت زیادہ غلبہ کیا یہاں تک کہ دُوسری نسبتوں سے مایوسی ہو گئی اور شہر اجمیر شریف سے پشاور تک بلکہ کابل تک سوائے چشتیہ کے کوئی اور شخص نظر نہیں آتا تھا اور انہوں نے اپنے چھا جانے کا اظہار کرنا شروع کیا اور کہا کہ "نَحْنُ اُولُوْ قُوَّةٍ وَّ اُولُوْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ"۔ پھر دوسری مرتبہ خود ہی جواب میں کہا کہ "اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا"۔ اتنے میں اکابر نقشبندیہ

Marfat.com

نے غلبہ کیا اور ان کی نسبت شریفہ نے اُن کو زیر کر دیا۔لیکن نسبتِ چشتیہ اب بھی اپنے حال پر قائم ہے اور نسبتِ نقشبندیہ بطور غلبے کے آئی۔اب تینوں نسبتیں جمع ہیں اور کبھی کبھی ایک دُوسرے پر غلبہ بھی کرتی رہتی ہیں۔

اب نسبتِ مشائخ میں سیر کم ہو گئی ہے مگر اتفاقاً کسی موقع پر یہ سیر ہو جاتی ہے۔ لیکن آج کل نسبتِ صحابہ کرامؓ میں سیر ہوا کرتی ہے سوائے خلفائے ثلاثہ کے اور اکثر اوقات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میں سیر ہوتی ہے۔بہت زیادہ اور بے حد اچھی معلوم ہوتی ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت شریفہ کے مقابلے میں دُوسری نسبتیں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔

حضرت سلامت! اس فقیر کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نسبتِ شریفہ خوب ہو اور بہت ہو اور آپ کی درگاہ سے یہی درخواست ہے۔ اُمید ہے کہ فقیر کی یہ استدعا قبول ہو گی اور احوال و مقامات میں سے کوئی اور چیز نہ ہو۔ چونکہ حضرت پیر دستگیر کی تربیت میں لطف بھی ہے اور سختی بھی ہے اس لیے اسی طرح کے آثار فقیر پر مرتب ہوتے ہیں۔

دُوسری بات یہ ہے کہ بعض اوقات ایسی چیزیں در پیش آتی ہیں کہ اُن کے اظہار سے شرم آتی ہے۔غلبۂ احوال میں فرماتے ہیں کہ "جس نے تجھے دیکھا اُس کو آتشِ دوزخ سے آزاد کیا گیا۔" کبھی ایسا فرماتے ہیں کہ "جس نے تجھ سے بیعت کی اُس کو بخش دیا گیا۔" اور کبھی جیسا کہ حضرت غوث الثقلین قدس سرہٗ کے لیے فرمایا تھا، اس فقیر کے لیے بھی فرمایا۔

حضرت سلامت! اگرچہ یہ تینوں نسبتیں آگے پیچھے اور فرق کے ساتھ ظہور کرتی رہتی ہیں لیکن تعلیم اسی طریقۂ عالیہ نقشبندیہ کی جاری ہے۔اس طرف کے فقراء بھی آپ کی بارگاہ کے لیے دُعا کرتے ہوئے مشغول ہیں اور حضور و جمعیت رکھتے ہیں بعض قابلِ اجازت بھی ہو گئے ہیں۔چنانچہ ان میں سے حافظ یعقوب جو عالم و عامل اور قاریٔ بے نظیر ہیں، امورِ شرعیہ میں بہت استقامت رکھتے ہیں۔توکل میں کامل اور عالی ہمت ہیں، حضور اور جمعیت بھی خوب رکھتے ہیں، عروج و نزول سے بھی گزر چکے ہیں۔اُن کو ایک طرح سے اجازت دے دی گئی ہے۔ وہ حضرت کی بارگاہ سے الطاف کے

86490

Marfat.com

اُمیدوار ہیں۔ ایک اور حافظ محمود طالب علم اور قاری و عالم ہیں۔ ان کے لطائف بھی عروج کر چکے ہیں جس کو ایک عرصہ ہو چکا ہے۔ وہ ایک طرح سے اضطراب میں بھی ہیں۔ مَیں بہت کچھ زور دیتا ہوں لیکن نزول کی طرف نہیں لا سکتا، وہ بھی آپ کے الطاف کے اُمیدوار ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جن کے بعض لطائف عروج سے نزول کی طرف لا سکا ہوں اور بعض خود ہی نزول کی طرف آ گئے ہیں۔ بعض کے لطائف اس فقیر کے ہاتھوں عروج کی طرف ہیں اور بعض کا معاملہ حیرت انگیز ہے۔ ایک شخص پرگنہ پسرور سے آیا ہوا تھا محض تعلیم طریقہ دیتے ہی اس کے چار لطیفے اپنی اپنی جگہ سے ظاہر ہو کر عروج کرنے لگے۔ چونکہ اس کو وطن جانے کا خیال تھا اور اسی حال میں اس کا جانا دشوار تھا۔ اس لیے اس کو نزول میں لانا پڑا۔ وہ طالب علم، حافظ و قاری تھا اور تقویٰ میں کامل تھا۔ اس لیے اس کو اجازت دے دی گئی، وہ حضور اور جمعیت بھی رکھتا تھا۔

فضائل مآب مولانا حامد جو اس فقیر کے شاگرد ہیں، ان دنوں میاں فرخ حسین کے جانے کے بعد جنگل سے آئے اور ذکر میں مشغول ہو گئے اور متاثر بھی ہوئے۔ تھوڑی ہی مدت میں پہلو سے سینے میں قرار حاصل کر لیا۔ اس فقیر سے بہت تعلق رکھتے ہیں۔ جس وقت وہ اس فقیر کے سامنے بیٹھتے ہیں، اپنے آپ سے بالکل غائب ہو جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود اُن کے معاملے میں بستگی معلوم ہوتی ہے اور اُن کا معاملہ آگے نہیں بڑھتا، آپ کی توجہ کے اُمیدوار ہیں۔ انہوں نے حضرت خاوند محمود سے بھی ایک سبق لیا لیکن ان کے ہمراہ ایک مدت تک رہنے کے باوجود ذرّہ برابر بھی اثر نہیں لیا۔ وہ بہت زیادہ توجہ کے اُمیدوار ہیں۔

حضرت سلامت! اس فقیر کی بصیرت اور نظر میں لوگوں کی استعدادوں کے متعلق نیز اس راہ کی باریکیاں اور دُوسرے دقائق بھی آتے رہتے ہیں اور بعض مشائخ کی نسبتوں کی سیر بھی واقع ہوتی ہے۔

عریضہ (۴)

حضرت سلامت! ایک مقام بہت عالی ظاہر ہوا اور بتایا گیا کہ اس مقام سے

Marfat.com

بہت کم لوگوں کو مشرف کیا گیا ہے۔ اس مقام میں اذواق اور مواجید بہت ظاہر ہوتے۔ اور خواجۂ بزرگ قدس سرہٗ کی رُوحانیت کی امداد بہت زیادہ شاملِ حال رہی۔ ایک روز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس عاجز پر بہت غالب ہوئی یہاں تک کہ بیقراری اور بے آرامی رہی اور درگاہِ خداوندی گریہ وزاری کی۔ اس وقت خود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پایا۔ اس وقت ارشاد ہوا کہ رسالت میں سے بھی تم کو (کچھ) دیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ (خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو ہدایت دی ہم ہرگز ہدایت پاتے اگر وہ ہم کو سیدھے راستے پر نہ چلاتا) میں نہیں جانتا کہ یہ اسرار ہیں یا نہیں۔

کبھی کبھی مشائخ کی نسبتوں میں سیر واقع ہوتی ہے۔ ابھی آخر میں مخدوم پیر علی ہجویری کی نسبت میں سیر واقع ہوئی۔ یہ اور اس نسبتِ شریفہ میں بہت عرصے تک سیر رہی۔ ایسے حالات میں انہوں نے بہت زیادہ التفات اور عنایت فرمائی اور اپنی تشریفات سے بھی مشرف فرمایا۔ ان کی نسبت بہت اعلیٰ اور لطیف ہے اور دعوت کا پہلو غالب ہے۔

جس زمانے میں حضرت خواجۂ بزرگ قدس سرہٗ کی نسبت میں سیر واقع ہوتی ہے تو حضرت اپنے چترِ شاہی کو بار بار اس فقیر کے سر پر رکھتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ایسے واقعات کا کیا مطلب ہے؟

راقم الحروف کا خیال ہے کہ اس واقعے سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس علاقے کے قطب ہیں۔ چنانچہ مخدوم زادہ خواجہ محمد سعید سلمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے تھے کہ ایک رات نمازِ عشاء سے پہلے شیخ طاہر، حضرت مجدد رح کی مجلس میں حاضر تھے تو حضرت رح نے شیخ سے خطاب کر کے فرمایا کہ آپ کو اس علاقے کا قطب بنایا گیا اور اس سے اشارہ ان کے وطن کا کیا گیا۔

شیخ کی عُمر ۵۶ سال تھی جمعرات کے دن چاشت کے وقت ۲۰ محرم ۱۰۴۰ھ کو وفات پائی۔ لفظ "غم" (۱۰۴۰ھ) سے سال برآمد ہوتا ہے۔ لاہور میں میانی کی طرف دفن ہوئے۔ "آہ معرفت مُرد" آپ کی تاریخ وفات ہے۔
۱۰۴۰ھ

Marfat.com

شجرہ شریفہ

حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

تصنیف لطیف

حضرت والا مرتبت قطبِ عالم پیر سید نیک عالم شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ

اے تو نقاشِ ازل کلکِ قضا کے واسطے
اپنے اس تجدیدِ عالم خوشنما کے واسطے

باعثِ ایجادِ عالم مظہرِ نورِ قدم
احمدِ مرسل امامِ انبیاء کے واسطے

حضرتِ صدیقِ اکبرؓ صاحبِ خیر الوریٰ
موردِ الطاف یرضیٰ اذہما کے واسطے

حضرتِ سلمان فارسؓ کشتۂ حُبِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یکہ تاز عرصۂ عشقِ خدا کے واسطے

سید السادات قاسم پورِ صدیق ولی
رازدارِ خاص احمد مصطفیٰ کے واسطے

جعفرِ صادقؓ امام پیشوائے اہلِ حق
قرۃ العین شہیدِ کربلا کے واسطے

قطبِ بسطامیؒ شہ مسند نشینِ معرفت
داد رس ہر نامراد مُبتلا کے واسطے

خرقۂ توحید کو ہے ذات سے جن کی شرف
خرقانی بوالحسنؒ مردِ خدا کے واسطے

بوئے عشقِ سرمدی سے ہیں جو مخمور المزاج
بوعلی سلطانؒ اقلیمِ بقا کے واسطے

ہے زلیخائے جانِ عشق جن سے بے قرار
یوسفِ ہمدانؒ محبوبِ خدا کے واسطے

خواجۂ عالم امامِ غجدواں قطبِ زماں
خضرِ راہِ وصلِ ذاتِ کبریا کے واسطے

مرہم ناسورِ مجروحانِ تیغ اشتیاق
عارفِ کامل ولی ظلِ الٰہ کے واسطے

مطلعِ صبحِ ولایت مقطعِ انجامِ کار
فغنوی محمودؒ درگاہِ خدا کے واسطے

اہلِ جمعیت ہیں جن کی بارگاہ کے ذلہ خوار
شاہ رامتین علی اہلِ سخا کے واسطے

خواجۂ بابا محمد پیشوائے اتقیا
مخزنِ اسرارِ تسلیم و رضا کے واسطے

Marfat.com

بحرِ مَوّاجِ شریعت سیّد میر کلالؒ ۔۔۔ قدوۂ اربابِ جمع اولیاء کے واسطے

نقش سے ہر ماسوا کے میرے دل کو پاک کر ۔۔۔ شاہ بہاءُ الدّین قطب راہ نما کے واسطے

گلشنِ توحید کا گُل چیں کر دیجئے مجھے ۔۔۔ شاہ علاءُ الحق و دیں غوث الوریٰ کیواسطے

صاف دل کیجئے تعلق ماسوا سے صاف دل ۔۔۔ خواجہ یعقوب چرخِ اہتدا کے واسطے

مصدرِ سرِّ نہایت ابتدا میں کیجئے ۔۔۔ خواجہ احرارؒ محبوبِ خُدا کے واسطے

برقِ عشقِ سرمدی سے خرمنِ دل کو جلا ۔۔۔ زاہدؒ کامل مکمل پارسا کے واسطے

اَعۡطِنِیۡ کُحۡلَ الۡجَوَاهِرِ مِنۡ غُبَارِ الۡاَوۡلِيَاءِ ۔۔۔ شیخ درویش مُحمّد بے ریا کے واسطے

کر مذاقِ کام جاں کو معرفت سے بہرہ ور ۔۔۔ خواجگی خورشیدِ اقلیم بقا کے واسطے

خرقۂ پندار ہستی کو میرے صد چاک کر ۔۔۔ شیخ عبدالباقی باللہؒ لقا کے واسطے

جامِ صہبائے شریعت سے مجھے مخمور کر ۔۔۔ شیخ سرہندی مجددؒ و مقتدا کے واسطے

مُورِدِ فیضِ مجدّد الف ثانیؒ کیجئے ۔۔۔ شاہ مُحمّد طاہر ولی قطب الہدیٰ کے واسطے

اِهۡدِنَا يَا رَبَّنَا مِنۡكَ الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ

اِذۡهَبۡ عَنَّا هَمَّنَا اِن اولیاء کے واسطے

◉

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com